أسباب نزول القرآن

لأبي الحسن علي بن أحمد الواحدي النيسابوري

تحقيق

السيد أحمد صقر

وقال الكلبي ومقاتل : نزلت حين تركت الرماة المَرْكَزَ يوم أحد طلباً للغنيمة وقالوا : نخشى أن يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم : من أخذ شيئاً فهو له ، وأن لايقسم الغنائم كما لم يقسم يوم بدر . فقال النبي صلى الله عليه وسلم : ظننتم أنا نَغُلُّ ولا نقسم لكم ، فأنزل الله تعالى هذه الآية .

وروى عن ابن عباس : أن أشرافَ الناس استدعوا رسول الله ، صلى الله عليه وسلم أن يخصصهم بشيء من الغنائم ؛ فنزلت هذه الآية .

١٦٥ — قوله تعالى : ﴿ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ . . . ﴾ الآية .

قال ابن عباس : حدثني عمر بن الخطاب قال : لما كان يوم أحد من العام المقبل عوقبوا بما صنعوا يوم بدر من أخذهم الفداء ، فقتل منهم سبعون ، وفر أصحاب رسول الله ، صلى الله عليه وسلم ، وكسرت رباعيته ، وهشمت البَيْضَة على رأسه ، وسال الدم على وجهه ، فأنزل الله تعالى : ﴿ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ ﴾ إلى قوله : ﴿ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنفُسِكُمْ ﴾ قال : بأخذكم الفداء .

١٦٩ — قوله تعالى : ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ﴾

أخبرنا محمد بن إبراهيم بن محمد بن يحيى ، أخبرنا أبو سعيد إسماعيل بن أحمد الخلالى [١] ، أخبرنا عبدالله بن زيدان [بن يزيد] البجلى ، حدثنا أبو كريب ، حدثنا عبدالله بن إدريس ، عن محمد بن إسحاق، عن إسماعيل بن أبي أمية ، عن أبي الزبير ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس، قال [٢] :

قال رسول الله ، صلى الله عليه وسلم : لما أصيب إخوانكم بأحد ، جعل الله أرواحهم فى أجواف طير خضر ، ترد أنهار الجنة ، وتأكل من ثمارها ، وتأوى إلى قناديل من ذهب معلّقة فى ظل العرش ؛ فلما وجدوا طيب مأكلهم ومشربهم

---

(١) ط « الجلالى »

(٢) الدر المنثور ٢/٩٥ وتفسير الطبرى ٧/٣٨٥ وتفسير القرطبى ٤/٢٦٨، ومجمع الزوائد ٦/٣٢٨

وَمِقيلهم ، قالوا : من يبلِّغ إخواننا [عنا] أنّا فى الجنة نرزق ؛ لئلا يزهدوا فى الجهاد ولا يَنْـكُلوا فى الحرب ؟ فقال الله عز وجل : أنا أبلغهم عنـكم ، فأنزل الله تعالى : ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴾ .

رواه الحاكم أبو عبدالله فى صحيحه (١) من طريق عثمان بن أبى شيبة .

أخبرنا محمد بن عبد الرحمن الغازى ، أخبرنا محمد بن أحمد بن حمدان ، أخبرنا حامد بن محمد بن شعيب البلخى ، حدثنا عثمان بن أبى شيبة ، حدثنا [عبدالله] ابن إدريس ؛ فذكره . رواه الحاكم(١) عن على بن عيسى الحيرى ، عن مسدد ، عن عثمان بن أبى شيبة .

أخبرنا أبو بكر الحارثى ، أخبرنا أبو الشيخ الحافظ ، أخبرنا أحمد بن الحسين الحذَّاء ، أخبرنا على بن المدينى ، حدثنا موسى بن إبراهيم بن بشير بن الفاكه الأنصارى : أنه سمع طلحة ابن خِرَاش قال (٢) :

سمعت جابر بن عبدالله قال : نظر إلىَّ رسولُ الله ، صلى الله عليه وسلم ، فقال : مالى أراك مهتما ؟ قلت : يارسول الله ، قتل أبى وترك دَيناً وعيالا ، فقال : ألا أخبرك ما كلم الله أحداً قط إلا من وراء حجاب ، و إنه كلم أباك كِفاحاً (٣) فقال : ياعبدى سلنى أعطك ، قال : أسألك أن تردنى إلى الدنيا فأُقتلَ فيك ثانية ، فقال : إنه قد سبق منى أنهم إليها (٤) لا يرجعون . قال : يارب ، فأبلغ مَنْ ورائى . فأنزل الله تعالى : ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ ﴾ الآية (٥) .

---

(١) المستدرك ٢/٢٩٧ ـ ٢٩٨

(٢) ط « ابن حراش » وهو تحريف

(٣) فى اللسان ٣/٤٠٩ « وفى حديث جابر : إن الله كلم أباك كفاحا : أى مواجهة ليس بينهما حجاب ولا رسول »

(٤) م « إلينا » .

(٥) راجع الدر المنثور ٢/٩٥ ، ٩٧ وتفسير الطبرى ٧/٣٨٨ وسيرة ابن هشام ٣/١٢٧ والمستدرك ٣/٢٠٣ وتفسير القرطبى ٤/٢٦٨

سنن ابن ماجہ شریف مترجم

جلد دوم

تالیف

حافظ أبی عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸- اردو بازار ہ لاہور ہ پاکستان
7231788-7211788

نام کتاب: ــــــــــ سُنن ابن ماجہ شریف مترجم

تالیف: ــــــــــ حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمة الله عليه

مترجم: ــــــــــ مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

طابع: ــــــــــ خالد مقبول

مطبع: ــــــــــ افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ ــــــ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ ــــــ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ ــــــ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

١٦: بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت

٢٧٩٨: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُكِرَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَجِفُّ الْاَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيْدِ حَتّٰى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَاَنَّهُمَا ظِئْرَانِ اَضَلَّتَا فَصِيْلَيْهِمَا فِيْ بَرَاحٍ مِنَ الْاَرْضِ وَفِيْ يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

٢٧٩٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: شہیدوں کے خون سے زمین ابھی سوکھتی بھی نہیں کہ اس کی دو بیویاں جلدی سے اس کے پاس آتی ہیں گویا وہ دائیاں ہیں جن کا شیر خوار بچہ گم ہو گیا ہو کسی ویرانہ میں (اتنی شفقت اور محبت سے پیش آتی ہیں) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

٢٧٩٩: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ بَحِيْرُ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يَغْفِرُ لَهُ فِيْ اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْاِيْمَانِ وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهِ.

٢٧٩٩: حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں اسکا خون نکلتے ہی اسکی بخشش کر دی جاتی ہے۔ اسے جنت میں اسکا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے' روز حشر کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا' اُسے ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا' بڑی آنکھوں والی گوری حور سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا اور اسکے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

٢٨٠٠: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحِزَامِيُّ الْاَنْصَارِيُّ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ! اَلَا اُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاَبِيْكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ اِنَّهُ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ

٢٨٠٠: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز جب عبد اللہ بن عمرو بن حرام شہید ہوئے تو اللہ کے رسول نے فرمایا: اے جابر میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے والد سے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ فرمایا: اللہ نے کسی سے بھی بغیر حجاب کے گفتگو نہیں فرمائی اور تمہارے والد سے بغیر حجاب کے گفتگو فرمائی۔ فرمایا: اے میرے بندے میرے سامنے اپنی تمناؤں کا اظہار کر میں تجھے عطا کرونگا' تو تمہارے والد نے عرض کیا: اے

قَالَ يَارَبِّ فَابْلِغْ مَنْ وَرَائِي فَانْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ كُلَّهَا.

میرے اللہ! مجھے زندہ کر دیجئے تا کہ میں دوبارہ آپ کی خاطر شہید ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ یہاں آنے کے بعد کوئی واپس دنیا میں نہ جائیگا تو تمہارے والد نے عرض کیا: اے میرے رب جو لوگ دنیا میں میرے پیچھے رہ گئے انکو میری حالت پہنچا دیجئے۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ راہِ خدا میں شہید کر دیے جائیں ان کو ہرگز مردہ مت سمجھنا''۔

٢٨٠١ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ، قَالَ اَمَا اِنَّا سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ كَطَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شَاءَ تْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذَا اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَيَقُوْلُ سَلُوْنِيْ مَا شِئْتُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْاَلُكَ وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شِئْنَا فَلَمَّا رَاَوْ اَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ مِنْ اَنْ يَسْاَلُوْا قَالُوْا نَسْاَلُكَ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ فَلَمَّا رَاٰى لَا يَسْاَلُوْنَ اِلَّا ذٰلِكَ تُرِكُوْا.

٢٨٠١ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشادِ خداوندی ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا ......﴾ ''جو لوگ راہِ خدا میں شہید کر دیے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال مت کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں''۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں غور سے سنو ہم نے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی مانند جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں پھر رات کو عرش سے معلق قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں۔ ایک بار وہ اسی حالت میں تھیں کہ اللہ ربّ العزت ان کی طرف خوب متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھ سے جو چاہو مانگ لو ان روحوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! ہم آپ سے کیا مانگیں حالانکہ ہم جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ کچھ مانگے بغیر انہیں چھوڑا نہ جائے گا (اور مانگے بغیر کوئی چارہ نہیں) تو عرض کیا: ہم آپ سے یہ سوال کرتی ہیں کہ ہم (روحوں کو) ہمارے جسموں میں داخل کر کے دوبارہ دنیا بھیج دیں تا کہ پھر آپ کی راہ میں لذتِ شہادت سے متمتع ہوں جب اللہ نے دیکھا کہ انکی صرف یہی خواہش ہے (جو قانونِ خداوندی کے لحاظ سے پوری نہیں کی جا سکتی) تو انکو انکے حال پر چھوڑ دیا۔

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مُترجم

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7211788-7231788

نام کتاب: ——— جامع ترمذی شریف

تالیف: ——— امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ——— مولانا نجم الدین

نظرِ ثانی: ——— حافظ محبوب احمد خان

طابع: ——— خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سے نقل کرتے ہوئے ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۲۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالاً وَدَيْنًا قَالَ اَلاَ اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ اَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا. وَقَالَ يَاعَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لاَ يَرْجِعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلاَ نَعْرِفُهٗ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ هٰكَذَاعَنْ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَدْرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۹۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میری نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: جابر کیا بات ہے۔ میں تمہیں شکستہ حال کیوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد شہید ہوگئے اور قرض اور عیال چھوڑ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے ملاقات کی عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے علاوہ ہر شخص سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی لیکن تمہارے والد کو زندہ کر کے ان سے بالمشافہ گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تمنا کر۔ تو جس چیز کی تمنا کرے گا میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تا کہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فیصلہ ہو چکا کہ کوئی دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی ''وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ......'' (یعنی تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے.... الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر علی بن عبد اللہ مدینی اور کئی راوی اس حدیث کو کبار محدثین سے اسی طرح روایت کرتے ہیں نیز عبد اللہ بن محمد بن عقیل بھی جابر سے اس کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۹۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرْنَا اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدُكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ

۹۳۰: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس آیت ''وَلاَ تَحْسَبَنَّ......'' کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا: کہ ہم نے بھی اسکی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے پوچھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ان کی (یعنی شہداء کی) روحیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں پھرتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جھانکا اور پوچھا کیا تم لوگ کچھ اور بھی چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ ہم اس سے

وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

زیادہ کیا چاہیں گے کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی طرح کیا تو ان شہداء نے سوچا کہ ہم اس وقت تک نہیں چھوٹیں گے جب تک کوئی فرمائش نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے تمنا ظاہر کی کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں واپس کردی جائیں تاکہ ہم دنیا میں جائیں اور دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو کر آئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهٗ اَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۹۳۱: ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عطاء بن سائب اور ابوعبیدہ، حضرت ابن مسعودؓ سے اسکی مثل روایت کیا لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے سلام پہنچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ہم اپنے رب سے راضی اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۲. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَعْنِيْ حَيَّةً:

۹۳۲: حضرت عبداللہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی گردن میں ایک اژدھا بنادیں گے۔ پھر آپؐ نے اسکے مطابق آیت پڑھی ”لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ......“ (ترجمہ جو لوگ اللہ کی اپنے فضل سے دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے کیونکہ عنقریب قیامت کے دن جس چیز سے انہوں نے بخل کیا تھا وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ”سَيُطَوَّقُوْنَ ......“ (عنقریب وہ چیز جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) اور فرمایا جس نے کسی مسلمان بھائی کا جھوٹی قسم کھا کر حق لے لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ پھر اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ”اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ“ (بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”شجاع اقرع“ سے مراد سانپ ہے جو گنجا ہوگا۔ شدت زہر کی وجہ سے اسکے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں گے۔